

بیشہ بیش کے لیے ہمیں حج و کامیابی پر خوش منانے کا جو طریقہ سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد، عبادات، نوافل و اتفاق فی کسبیل اللہ کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور اپنی بھول پر بار بار اللہ سے مغفرت طلب کی جائے۔ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے میں اس دعوم دھڑکے کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی جو بہت سے مسلمان اپنے ممالک میں بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں اور جن میں ہم بھی شامل ہیں۔

آپ کے دوسرا سوال کا تعلق غلافت راشدہ یا اس کے بعد کے ادوار میں مسلمان ممالک کے درمیان نقل و حمل کے ضوابط سے ہے۔ اصولاً ایک مسلمان مرد اور عورت کسی بھی مسلمان ملک میں داخل ہونے، سفر کرنے، قیام کرنے اور معاشرتی اور دیگر تعلقات پیدا کرنے کا بینادی حق رکھتی ہے لیکن اگر پاہمی اتفاق سے یہ طے کیا جاتا ہے کہ سفری کسی ملک میں داخلے کے لیے کوئی دستاویز ساتھ ہو تو اس میں کسی شری اصول کی خلاف ورزی نظر نہیں آتی۔ ہاں سفر کی شرائط ایسی ہوئی چاہیں جو سیروا فی الارض کی قرآنی ترغیب و تعلیم پر عمل کرنے میں مزاحم نہ ہوں۔

### اقساط پر خریداری

دور جدید کے مسائل کے بارے میں اجتماعی رہنمائی کے لیے بھارت میں اسلام فتنہ آئندی کی طرف سے فتحی یعنی نار کا سلسلہ جاری ہے جس کی روپرین میں شائع کی جاتی ہیں۔ دوسرا فتحی یعنی نار، حج ہاؤس بھینی میں ۲۲ تا ۲۴ اکتوبر ۷۶ء متعین ہوا، جس میں اوقاف، حج و عمرہ، کلوگن اور اقطاط پر خریداری کے بارے میں فیصلے کیے گئے۔ ہم مہاتما الفرقان لکھنؤ (جنوری ۹۸) کے حوالے سے بیع بالتفصیل کے بارے میں فیصلے پیش کر رہے ہیں۔ (دریں)

(۱) خرید و فروخت کے معاملے میں ادھار فروخت کی صورت میں بمقابلہ نقد قیمت کے اضافہ جائز و درست ہے اور اس طرح کی خرید و فروخت بھی درست ہے، بشرطیکہ معاملے کو مکمل کرتے وقت بات اس پر ختم کی جائے کہ یہ خرید و فروخت ادھار اتنی قیمت پر اور اتنی مدت کے لیے ہو رہی ہے۔

(۲) ادھار قیمت یکشیت ادا کی جائے یا چند حصوں و قطعوں میں، دونوں صور تیں درست ہیں۔

(۳) اس طرح کی خرید و فروخت کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ معاملے کو مکمل کرتے وقت قیمت متعین ہو جائے، ابتداء خواہ صرف ادھار قیمت کا ذکر کیا جائے یا نقد و ادھار دونوں کا۔

(۴) ادھار خرید و فروخت میں نقد معاملے کے مقابلے میں قیمت کی زیادتی، ربا کے تحت نہیں آتی، جیسے نقد خرید و فروخت میں جو بھی قیمت ہو، وہ میمع یعنی خرید کردہ سامان کے بالمقابل ہوتی ہے، اسی طرح ادھار خرید و فروخت کے مقابلے میں بھی طے شدہ قیمت خرید کردہ سامان کے بالمقابل ہوتی ہے۔

(۵) معینہ مدت میں قیمت یا قسط کے ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید کسی طرح کی زیادتی کا مطلبہ اور معاملہ سود کے تحت داخل ہے، خواہ محلہ کرتے وقت اس طرح کی شرط لگائی گئی ہو، یا بعد میں اس طرح کا مطلبہ کیا جائے۔

(۶) جس شخص نے بطور رہن کوئی سلان اپنے پاس رکھا ہو، اس کا رہن رکھے ہوئے سلان سے نفع اٹھانا سود ہے، جو کسی حل میں جائز نہیں ہے۔

(۷) رہن کا سلان اگر رہن رکھنے والے کے پاس ضائع ہو جائے تو سلان کی قیمت اگر دین کے برابر ہے، تو کسی کے ذمہ کوئی حق نہیں رہا۔ اگر سلان کی قیمت کم ہے، تو دین کی قیمت بالی رقم دینے والے (جس کے پاس رہن تھا) کے ذمہ واجب ہو گی۔ اگر سلان کی قیمت زیادہ ہے اور رہن لینے والے کے عمل و لامپروایہ کو اس میں دخل ہے تو دین سے زیادہ قیمت رہن لینے والے کے ذمہ واجب ہو گی۔

(۸) دین کو وقت پر ادا نہ کرنے کی صورت میں قرض دار کو بار بار متوجہ کرنے کے بعد جب اس کا مل مول ظاہر ہو، قرض خواہ کو اجازت ہے کہ سلان کو واجبی قیمت پر بچ کر اپنا حق وصول کر لے۔

(۹) قسط وار خرید و فروخت کی صورت میں فروخت کردہ سلان کو اگر بلائے اس وقت تک کے لیے روکتا ہے جب تک کہ اس کو تمام قطیں وصول نہ ہو جائیں، تو یہ درست نہیں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ فریقین یہ طے کر لیں کہ خرید کردہ سلان بطور رہن فروخت کنندہ کے قبضہ میں اس وقت تک رہے گا جب تک اس کی جملہ اقساط ادا نہ ہو جائیں۔

(۱۰) طے شدہ مدت تک بعض قطیوں کو ادا کر دینے کے بعد بقیہ قطیوں کے ادا نہ کرنے کی صورت میں بلائے (فروخت کنندہ) کو یہ حق نہیں ہے کہ فروخت کردہ شے کو واپس لے لے اور ادا کردہ قطیوں کو واپس نہ کرے۔

(۱۱) خرید کردہ سلان کو مشتری (خریدار) کے قبضہ میں دے کر رہن قرار دنادرست نہیں، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ خریدار سے بیخنے والا بطور رہن لے لے اور اس کے بعد پھر مشتری کو عاریتاً دے دے۔

(۱۲) کریڈٹ لیزر کی اجرت کی بابت کمیش نے یہ طے کیا ہے کہ اس سلسلے میں مزید غور و خوض کیا جائے۔

(۱۳) قرض کی دستاویز (رسیدات، پرچیل وغیرہ) کا کسی تیرے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا کہ اب وہ قرض وصول کرے اور مالک ہو جائے، قرض دینے والا یا واجبات کا مستحق، واجب رقم سے کم لے کر اس محلے سے علیحدہ ہو جاتا ہے، اس طرح کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔

(۱۴) واجب الادار قم کی مقدار کم کر کے فوری وصول کر لیتا ہے ”ضع و تعجل“ کے الفاظ سے تعبیر

کیا جاتا ہے، اگر اصل معللہ کوئی مدت اداء دین کی متعین نہ ہو تو جائز ہے کہ یہ ایک طرح کا تمبع ہے، اور اگر مدت متعین ہو تو اس طرح کا معللہ جائز نہیں ہو گا کہ جس پر دین واجب ہے، وہ مدت کا فائدہ اخواز واجب الادا دین کو کم کرا رہا ہے۔

(۱۵) دین کی ادائیگی کے لئے مطے شدہ مدت سے قبل دین کی ادائیگی کا مطلبہ جب کہ قطیں وقت پر ادا نہ کی جا رہی ہوں، درست ہے۔ اس لئے کہ فرقین نے جو معاہدہ کیا ایک فرق نے اس کی خلاف ورزی کی تو دوسرا پر بھی اس کی پابندی لازم نہیں رہ گئی۔

(۱۶) جملہ اقلسلط کی ادائیگی سے قبل اگر مدیون (خریدار) کی موت ہو جائے تو بھی معللہ علی حالہ باقی رہے گا، جیسا کہ دائن کی صورت میں باقی رہتا ہے۔ بشرطیکہ باعث (دائن) اس پر راضی ہو۔

## حج و بارک

☆ آپ حج کرنے جا رہے ہیں تو آپ کم لیے  
☆ حج کے لیے جانے والے اعزہ و احباب کم لیے

حج کا شوق پیدا کرنے کے لئے

## خرم مراد کیے تین کتابچے

3.50	1- حاجی کے نام
7.50	2- حج وداع کی داستان
3.00	3- نالہ نیم شب [21 دعائیں]

خصوصی لفافے میں تحفہ حج 14 روپے کے بجائے 10 روپے میں

**مِنْشُورَاتٍ مُّسْوُرَةٍ** ملکان روڈ، لاہور